بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat

دفتر صدر مجلس انصار اللّٰہ بھارت

Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)

Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-9815016879,E-Mail :ansarullah@qadian.in

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عظیم المرتبت خلیفہ راشد فاروق اعظم حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اوصافِ حمیدہ کا تذکرہ

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 04؍ جون 2021ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (یوکے)

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

گذشتہ خطبات میں حضرت عمرؓ کا ذکر ہو رہا تھا اور غزوات و سرایا کا ذکر تھا۔ غزوہ حمراء الاسد کے متعلق حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ تحریر فرماتے ہیں کہ غزوۂ احد کے بعد جب قریش نے مکّے کی راہ لی تو راستے میں ان کے درمیان یہ گرما گرم بحث چھڑ گئی کہ اس فتح سے فائدہ اٹھاتے ہوئے مدینے پر حملہ کر دیا جائے۔ جوشیلے لوگوں کی ترغیب کے تابع لشکرِ قریش مدینے کی طرف لوٹنے کے لیے تیار ہو گیا۔ جب یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو موصول ہوئی تو آپؐ نے حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کو مشورے کے لیے بلایا، دونوں نے لشکرِ قریش کے تعاقب کا مشورہ دیا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فوراً اعلان فرمایا کہ احد میں شریک ہونے والے مسلمان تیار ہو جائیں چنانچہ احد کے زخمی مجاہدین نہایت خوشی کے ساتھ اپنے آقا کی سربراہی میں روانہ ہوئے۔ آٹھ میل کا فاصلہ طے کرکے آپؐ حمراء الاسد پہنچے اور مختلف مقامات پر آگ روشن کرنے کا حکم دیا۔ رات کے اندھیرے میں روشن ہونے والی پانچ سَو آگیں دُور سے دیکھنے والوں کے دلوں کو مرعوب کرتی تھیں۔ اسی موقعے پر قبیلہ خزاعہ کا معبد نامی مشرک رئیس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور مقتولینِ احد کے متعلق اظہارِ ہمدردی کی۔ دوسرے دن وہ ابوسفیان سے ملا اور اسے مسلمانوں کے بلند حوصلے سے آگاہ کیا۔ معبد کی باتوں کا ابوسفیان اور دیگر قریش پر ایسا رعب پڑا کہ انہوں نے مکّہ واپس لوٹنے میں ہی عافیت جانی۔

غزوۂ بنو مصطلق شعبان پانچ ہجری میں ہوا۔ اس کے متعلق حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ فرماتے ہیں کہ قریش کی فتنہ انگیزی کے سبب قبیلہ خزاعہ کی شاخ بنو مصطلق نے مدینے پر چڑھائی کی تیاری شروع کر دی۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ خبر ملنے پر لشکر کو تیاری کا حکم دیا چنانچہ بہت سے صحابہ اور بڑی تعداد میں

منافقین بھی حضور ﷺ کے ساتھ شامل ہو گئے۔ راستے میں کفار کا ایک جاسوس ملا جس سے حالات وغیرہ دریافت کرنے کی کوشش کی گئی مگر اس نے بتانے سے انکار کیا تو جنگی قوانین کے تحت حضرت عمرؓ نے اس کو قتل کر دیا۔ بنو مصطلق کا ارادہ تو مدینے پر اچانک حملے کا تھا چنانچہ جب انہیں مسلمانوں کی آمد کی اطلاع ملی تو وہ بہت خائف ہوئے، لیکن بنو مصطلق کو قریش نے مسلمانوں کی دشمنی کا ایسا نشہ پلا رکھا تھا کہ وہ پھر بھی جنگ سے باز نہ آئے۔ جنگ شروع ہوئی تو آنحضور ﷺ کی حسنِ تدبیر کے نتیجے میں دس کفار اور ایک مسلمان کے قتل پر بنو مصطلق محصور ہو کر ہتھیار ڈالنے پر مجبور ہو گئے۔

غزوۂ بنو مصطلق سے واپسی پر مہاجروں میں سے کسی آدمی نے ایک انصاری کی پیٹھ پر مارا۔ جس پر دونوں افراد نے اپنے اپنے گروہ کو مدد کے لیے پکارا۔ جب آنحضور ﷺ تک یہ معاملہ پہنچا تو آپؐ نے اسے فضول اور گندی بات قرار دے کر معاملہ ختم کرا دیا۔ لیکن عبداللہ بن ابی نے یہ کہہ کر کہ انہوں نے تو ایسا کر لیا یعنی مہاجر نے تو انصار کو مار لیا لیکن ہم مدینہ لوٹے تو ضرور معزز ترین شخص (نعوذ باللہ) ذلیل ترین شخص کو وہاں سے نکال دے گا۔ یہ سن کر حضرت عمرؓ نے عبداللہ بن ابی کو قتل کرنے کی اجازت چاہی تاہم آنحضور ﷺ نے اجازت نہ دی۔ بعد میں جب عبداللہ بن ابی کا نفاق اور اسلام سے عداوت کھل گئی تو آنحضور ﷺ نے حضرت عمرؓ سے فرمایا کہ اگر اس وقت میں اس کو قتل کرا دیتا تو لوگ ناک منہ چڑھاتے لیکن اب اگر انہی لوگوں کو میں اس کے قتل کا حکم کروں تو وہ خود اس کو قتل کر دیں گے۔

جب رسول خدا ﷺ رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی کی نمازِ جنازہ پڑھانے لگے تو حضرت عمرؓ نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو منافقین کی نمازِ جنازہ سے منع کیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے اختیار دیا گیا ہے کہ میں استغفار کروں یا نہ کروں۔ پس آپؐ نے اس کی نمازِ جنازہ پڑھائی۔ تاہم بعد میں اللہ تعالیٰ کے کلیتہً منع فرما دینے کے بعد آپؐ نے منافقین کی نمازِ جنازہ پڑھانا ترک کر دیا۔

صلح حدیبیہ کے موقعے پر آنحضور ﷺ نے سفارت کے لیے حضرت عمرؓ کو اشرافِ قریش کے پاس بھجوانا چاہا تو آپؓ نے حضرت عثمانؓ کا نام تجویز کرتے ہوئے عرض کیا کہ وہ قریش کے نزدیک مجھ سے زیادہ معزز ہے چنانچہ آنحضور ﷺ نے حضرت عمرؓ کی تجویز کو قبول فرمایا۔

جب صلح حدیبیہ کی شرائط لکھی جا رہی تھیں تو قریشِ مکہ کے سفیر سہیل کا لڑکا ابو جندل بیڑیوں اور ہتھکڑیوں میں جکڑا ہوا وہاں پہنچا۔ اس وقت سہیل یہ شرط لکھا رہا تھا کہ ہر شخص جو مکہ والوں میں سے مسلمانوں کی

طرف آئے گا اسے واپس لوٹا دیا جائے گا۔ آنحضور ﷺ نے سہیل سے کہا کہ ابھی تو معاہدہ تکمیل کو نہیں پہنچا لیکن سہیل نہ مانا، پھر آپؐ نے فرمایا کہ مروّت اور احسان کے طور پر ہی ابو جندل کو ہمیں دے دو لیکن سہیل نے صاف انکار کر دیا۔ آنحضرت ﷺ نے ابو جندل کو صبر کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا کہ خدا کی طرف نظر رکھو۔ مسلمانوں کے لیے یہ نظارہ بڑا تکلیف دہ تھا آخر حضرت عمرؓ سے نہ رہا گیا اور آپؓ نے کانپتی ہوئی آواز میں رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ کیا آپؐ خدا کے برحق رسول نہیں؟ کیا ہمارا دشمن باطل پر نہیں؟ پھر ہم یہ ذلت کیوں برداشت کر رہے ہیں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ میں خدا کا رسول ہوں اور اس کی منشا کو جانتا ہوں اور اس کے خلاف نہیں چل سکتا۔ حضرت ابو بکرؓ نے عمرؓ کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ عمر! سنبھل کر رہو اور رسول اللہ ﷺ کی رکاب پر جو ہاتھ تم نے رکھا ہے اسے ڈھیلا نہ ہونے دو۔
حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ خلافت سے قبل اپنی جلسہ سالانہ کی تقریر میں فرماتے ہیں کہ درد و کرب کی وہ چیخ جو سوال بن کر حضرت عمرؓ کے دل سے نکلی، دوسرے بہت سے سینوں میں گھٹی ہوئی تھی۔ حضرت عمرؓ سے اظہار کی جرأت کی ایسی چوک ہوگئی کہ بعد ازاں عمر بھر آپؓ اس سے پشیمان رہے۔ بہت روزے رکھے، بہت عبادتیں کیں، بہت صدقات دیے اور استغفار کرتے رہے۔ آپؓ ہمیشہ حسرت سے یہی کہا کرتے کہ کاش میں نے آنحضور ﷺ سے وہ سوال نہ کیا ہوتا۔
صلح حدیبیہ کے موقعے پر مسلمانوں اور قریش میں جو معاہدہ ہوا اس پر حضرت عمرؓ کے بھی دستخط تھے۔ حدیبیہ سے واپسی پر جب سورۃ الفتح کی آیات نازل ہوئیں تو حضور ﷺ نے حضرت عمرؓ کو بلوایا اور فرمایا کہ مجھ پر ابھی ایسی سورت نازل ہوئی ہے جو مجھے دنیا کی تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہے۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا کہ یہ صلح کیا واقعی اسلام کی فتح ہے؟ آپؐ نے فرمایا: ہاں! یقیناً یہ ہماری فتح ہے۔
حضرت عمرؓ کا ذکر آئندہ جاری رہنے کا ارشاد فرمانے کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل مرحومین کا ذکرِ خیر اور نمازِ جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا:
مکرم شعیب احمد صاحب وقف زندگی جو بشیر احمد صاحب کالا افغاناں درویش مرحوم کے بیٹے تھے۔ 56 سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ صدر انجمن احمدیہ کے مختلف ادارہ جات میں بطور کارکن اور افسر اور ناظر خدمت بجالاتے رہے۔ انچارج دفتر علیا اور ناظر بیت المال خرچ، ناظم وقف جدید مال، افسر جلسہ سالانہ اور صدر خدام الاحمدیہ بھارت کے طور پر انہیں خدمت کی توفیق ملی۔ عبادت کی

طرف ان کی بڑی توجہ تھی نماز تہجد اور نوافل کی ادائیگی میں باقاعدگی تھی خلافت کی اطاعت کا بھی اعلیٰ معیار تھا۔ قرآن مجید کا گہرا علم تھا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے سلسلہ کی کتب کا بھی مطالعہ تھا۔ دینی معلومات بڑی وسیع تھیں ہر موضوع پر تقریر کا ملکہ تھا۔ انتہائی خوش اخلاق اور ملنسار انسان تھے۔ ہر طبقہ کے لوگوں سے پیار اور محبت کرنے والے وجود تھے۔ ضرورتمندوں اور ماتحتوں کا پورا خیال رکھتے تھے قادیان میں ہر شخص ان کی بڑی تعریف کر رہا ہے بلند حوصلہ اور شکر گزار بھی تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹے شامل ہیں۔ جلال الدین صاحب نیر صدر صدر انجمن احمدیہ قادیان کے داماد تھے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے ان کے بچوں کو اہلیہ کو صبر و سکون عطا فرمائے اور ان کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق دے۔

اگلا ذکر ہے مکرم مقصود احمد صاحب بھٹی مبلغ سلسلہ قادیان کا جو 18 مئی کو باون سال کی عمر میں وفات پا گئے تھے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم جماعت احمدیہ چار کوٹ ضلع راجوری صوبہ جموں وکشمیر سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کا عرصہ خدمت تیس سال پر مشتمل ہے ان کو امیر زون لکھنؤ اور مبلغ انچارج سرینگر خدمت کی توفیق ملی۔ 2017ء سے وفات تک مکمل طور پر مرکزی قاضی کے فل ٹائم مرکزی قاضی کے طور پر خدمت کی توفیق ملی۔ قضا میں بڑی مستعدی کے ساتھ اور اخلاص کے ساتھ اپنے کام سرانجام دے رہے تھے۔ درجنوں مقدمات کے فیصلے کئے۔ اپنے ذمہ کاموں کی بڑی فکر رہتی تھی بلکہ گذشتہ دنوں ان کو بھی کورونا ہو گیا تھا تو ہسپتال میں بھی کاموں کی فکر رہتی تھی۔ بڑے ملنسار خوش مزاج دلیر معاملہ فہم اور مستعد واقف زندگی تھے۔ مرحوم موصی تھے پسماندگان میں والدہ اور تین بھائیوں کے علاوہ اہلیہ اور تین بچیاں شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے ان کے بچیوں کی بھی حفاظت فرمائے اور ان کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

علاوہ ازیں مکرم ملک محمد یوسف سلیم صاحب انچارج شعبہ زود نویسی، مکرم جاوید اقبال صاحب فیصل آباد، مکرمہ مدیحہ نواز صاحبہ اہلیہ نواز احمد صاحب مربی سلسلہ گھانا کا بھی ذکر خیر فرما کر حضورِ انور نے تمام مرحومین کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لیے دعا کی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَن یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ أَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ، عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْ کُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ ۔